ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد احسان علی
لیکچرار، اردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، ٹوبہ ٹیک سنگھ

غالب کا ابتدائی کلام از نسخہ عرشی

Muhammad Ahsan Ali *
Lecturer Urdu Government Graduate College Toba Tek Singh.
***Corresponding Author:** ahsanawaisi999@gmail.com

Ghalib's Opening Manuscript from the Arshi's Words

Mirza Asadullah Khan Ghalib is a name that needs no introduction. Because if we say that Ghalib is the greatest poet of the Urdu language, it is not far-fetched. Although Ghalib was primarily a Persian poet and he was proud of his Persian knowledge, but in the era in which Ghalib was singing songs in Persian, the Persian gatherings had disappeared and only a few candles were flickering. That is why Ghalib very soon realized that he could no longer write poetry in difficult words like Bedil because there were no people who understood him anymore. That is why he focused on easy writing, but then he felt that he did not get the respect and dignity he deserved in Persian, so he started writing poetry in Urdu. Initially, due to his Persian practice, Persian dominated Urdu poetry and he seemed inclined towards harsh language. But in the end, he wrote poetry in very easy Urdu and this poetry became the reason for his fame and high position and it made him famous all over the world. This diwan is based on his Urdu poetry, which includes more than 200 ghazals and qasidahs. Ghalib's ghazals have been sung by many singers in their own style, which certainly pleases the heart. Those who read Ghalib can benefit from it. The diwan under consideration is called the Arshi version, while compiling and correcting which Imtiaz Ali Arshi has provided very important information regarding Ghalib and Ghalib's poetry. The case of the diwan is particularly important in the chapter Ghalib.

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

Key Words: *Mirza Asadullah Khan Ghalib, far-fetched, Persian poet, Ghalib's ghazals, Bedil, Arshi,s version Imtiaz Ali Arshi..*

امتیاز علی خان عرشی اگرچہ عربی، فارسی اور دینیات کے ماہر تھے مگر اردو میں ان کا سب سے وقیع کارنامہ غالب کا کلام "نسخۂ عرشی" ہے جو غالب کے حوالے سے ایک منفرد کام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ غالب کا کلام پانچ سے آٹھ بار مرتب کیا گیا۔ "نسخۂ عرشی" ان سارے نسخوں میں ایک خاص انفرادیت رکھتا ہے۔

امتیاز علی عرشی (پیدائش ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء، وفات ۲۵ فروری ۱۹۸۷ء) نے اسلامی اور فارسی ادب کی آب یاری میں وقف کی۔ وہ رضا لائبریری رام پور میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس لائبریری سے اُن کی محبت کا یہ عالم تھا کہ اُن کی وفات کے بعد انھیں یہیں دفن کیا گیا۔ عرشی صاحب ایک ایمان دار اور ذمہ دار محقق تھے۔ انھوں نے اپنی محققانہ جستجو سے غالب کے کلام کو اس طرح سے مرتب کیا کہ ایک عرصے تک یہی نسخہ سب سے مستند مانا جاتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں غالب شناسوں میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

غالبؔ کے حوالے سے عرشی صاحب کے ۳۸ مضامین ۱۹۳۶ء سے ۱۹۷۴ء کے درمیان مختلف رسائل و جرائد اور کتب میں شائع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ انھیں غالبؔ کے کلام میں بہت سی اصلاحیں بھی ملی تھیں جو تفہیم غالب کے ضمن میں ایک اہم اضافہ ہیں۔ اس کے بارے میں نیاز فتح پوری کہتے ہیں:

> "یہ اصلاحیں ہمیں مولانا امتیاز علی عرشی کی وساطت سے حاصل ہوئی ہیں، جو ریاست رام پور کے سرکاری کتاب خانہ میں ناظم کی حیثیت سے معمور ہیں۔
> مولانا عرشی کو یہ اصلاحیں کتب خانہ کے پرانے مسودات میں دستیاب ہوئیں تھیں اور اس میں شک نہیں کہ بڑی ادبی و تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔"[۱]

عرشی صاحب کا ایک مضمون "غالبؔ کی شعر گوئی اور ان کے دواوین" ہے۔ اس مضمون میں غالبؔ کے عہد اور ان کے خطوط و دواوین پر تفصیلی اظہارِ خیال ملتا ہے۔ چوں کہ غالبؔ تو محققین کو گمراہ کرنے کے ماہر تھے اور اپنی شاعری کی ابتدا سے متعلق مختلف اوقات میں ان کے بیانات جدا جدا ہیں۔ مثلاً کلیات کے دیباچے میں اپنی شاعری شروع کرنے کی عمر دس سال بتائی ہے۔ قدر بلگرامی کو ۱۸۵۷ء کے نام خط میں اپنی شاعری کی ابتدا کو بارہ سال سے شروع کرنے کا لکھا ہے۔ اسی دوست کو ۱۸۶۸ء کے ایک خط میں اپنی شاعری کی شروعات کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے پندرہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کیے تھے۔ اب بندہ اس کی کس بات کو مانے؟ اس حوالے سے عرشی صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

"علائی کے نام خط میں انھوں (غالبؔ) نے پندرہ سال کی عمر میں کہی ہوئی غزل کے دو شعر لکھے ہیں، جو میری دانست میں آغاز شعر گوئی میں بمشکل کہے جا سکتے ہیں، اس لیے قرین قیاس یہ ہے کہ پندرہ سال کی عمر سے قبل یہ شغل اختیار کر چکے تھے، اور غالباً ان کی عمر اس وقت دس سال کی تھی جیسا کہ کلیات کے خاتمے میں لکھا ہے۔"(۲)

غالبؔ کے حوالے سے مزید پیش رفت کرتے ہوئے انھوں نے غالبؔ کی ریختہ گوئی کے ضمن میں بھی دوم باب لکھے ہیں جس میں الگ الگ مختلف شواہد کی مدد سے غالب کے خطوط کو بھی دلائل کے طور پر پیش کیا ہے۔ غالب خاکسارؔ کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

"خاکسار نے اپنے ابتدائی سن تمیز میں اردو زبان میں سخن سرائی کی۔"(۳)

شاکر کو بھی لکھتے ہیں:

"ابتدائی ذکر سخن میں۔۔۔ ریختہ لکھتا تھا۔"(۴)

اسی طرح مزید ایک خط میں شاکر کو ہی لکھتے ہیں:

"۱۵ برس کی عمر سے ۲۵ برس کی عمر تک مضامین خیالی لکھا کیے۔ دس سال میں بڑا دیوان جمع ہو گیا۔"(۵)

امتیاز علی عرشی کے مطابق غالبؔ کا ایک ابتدائی دیوان ۲۰ سال کی عمر میں مرتب ہو چکا تھا۔ یہ کہنا خارج از امکان ہے کہ انھوں نے ۱۸۱۷ء یا ۱۸۲۲ء سے لے کر ۱۸۵۰ء تک صرف فارسی ہی لکھی ہو گی۔ یہ بات ثابت بھی ہو چکی ہے کہ ۲۰ سال کی عمر میں ان کا دیوان مرتب ہو چکا تھا جو "نسخہ امروہہ" کی صورت میں نثار احمد فاروقی نے دریافت کیا ہے۔

عرشی صاحب کے دو مزید مضامین "کچھ غالبؔ کے بارے میں" اور "کچھ غالبؔ سے متعلق" بھی ہیں۔ ان میں پہلا مضمون رسالہ "مہر نیم روز" میں کراچی سے ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا تھا۔ اس میں انھوں نے نواب محتشم الدولہ سے ایک سیر ہندوستان کی کا ذکر کیا ہے۔ یہ سیر محتشم صاحب نے ۱۸۵۲ء میں کی تھی اور اس میں انھوں نے غالبؔ کا بطور شاعر ذکر کیا ہے۔ اس سیر کے تذکرے میں وہ غالبؔ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"شاہ جہاں آباد میں شعرا بھی بہت ہیں۔ مگر مرزا اسد اللہ خان غالب عرف مرزا نوشہ کمال سخنوری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ اگر ردو کی اس زمانے میں ہوتا تو اپنے دیوان کو رو داد

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

اشکِ ندامت سے دھوتا۔ اگر آذری ان کے کلام روشن کو دیکھتا تو آتش غیرت میں اپنی تصنیفات کو جلا دیتا۔ حقیقت میں ان کا ہر مصرع، مصرعۂ ہلال آسمان سے بلند تر ہے اور بہت ،بہت ابروئے خوباں سے خوب تر۔"(۶)

اسی مضمون میں غالبؔ کے ایک لطیفے کا بھی ذکر کرتا ہے کہ ایک بار میر حامد غالبؔ کے ہاں تشریف لے آئے اور آتے ہی ایک مصرع چست کیا:

اسپ وزن و شمشیر وفادار کہ دید؟

اس بارے میں اُن کا کہنا تھا کہ دوسرا مصرعہ مجھے نہیں مل رہا۔ غالبؔ نے چھوٹتے ہی کہا:

اسپ وزن و شمشیر وفادار کہ دید؟
واللہ، علی دید، علی دید، علی دید

امتیاز علی عرشی نے "برھان قاطع" کے متعلق بھی کئی بار لکھا ہے اور متعدد مضامین لکھے ہیں جو اس حوالے سے خاصے کی چیزیں ہیں۔ ایک مضمون "غالبؔ اور برھان"" تحریک "نامی رسالہ میں اپریل ۱۹۶۱ء کو شائع ہوا تھا۔ دراصل "برھان قاطع "محمد حسین برھان ابن خلق تبریزی کی فارسی فرہنگ ہے جس میں انھوں نے اس کتاب پر تنقید کی ہے۔ غالبؔ نے اس تنقیدی کتاب کا نام "قاطع برھان" کی شکل میں پیش کیا ہے۔ یاد رہے کہ "برھان قاطع "کو ٹامس روبک نے ۱۸۱۸ء کو کلکتہ سے شائع کرایا تھا۔ غالبؔ نے اس کتاب پر تنقید کی ہے اور ان کے سامنے ۱۸۳۶ء میں شائع کیا گیا نسخہ موجود تھا۔ حالاں کہ ٹامس روبک نے "برھان قاطع" کے مزید نسخے ۱۸۲۲ء اور ۱۸۳۴ء میں بھی شائع کرائے تھے۔ "برھان قاطع "پر لکھے گئے حواشی کو غالبؔ نے فارسی میں لکھا تھا۔ کچھ حصے اردو میں بھی ہیں۔ اس سلسلے میں رسالہ "تحریک "میں "غالب اور برھان" کے ذریعے سے عرشی صاحب نے لکھا ہے:

"انھوں (غالب) نے برھان کے لفظ "آ" سے لفظ "اُقلی" تک ۱۰۸ فارسی لفظوں کے مترادفات بھی متن یا حاشیوں میں لکھے ہیں اس عمل پیہم سے خیال ہوتا ہے کہ ان کا ارادہ پوری کتاب کے اہم الفاظ کو اردو معنی بنانے کا تھا، بعد میں کسی وجہ سے اس ارادے کو ترک کردیا۔"(۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس فارسی لغت کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں فارسی کے مختلف الفاظ کی فرہنگ دی گئی ہے۔ اگر غالبؔ اسے اردو میں منتقل کرنے کا کام مکمل کرتے تو اس سے ایک مکمل کتاب تیار ہو سکتی تھی۔ اس طرح غالبؔ کا کہنا ہے کہ وہ "دستنبو" کی تالیف کے بعد ہی اس فرہنگ کا مطالعہ کر رہے تھے۔ البتہ عرشی صاحب اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

"لیکن مجھے اس میں شبہ ہے کہ انھوں (غالب) نے دستنبو سے فارغ ہو کر برہان کا تنقیدی مطالعہ شروع کیا۔"(۸)

غالبؔ کہتے ہیں کہ دستنبو کا کام ۳۱ جولائی ۱۸۵۸ء کو مکمل ہو چکا تھا جب کہ "قاطع برہان" جولائی ۱۸۶۰ء کو مکمل ہوا تھا۔ جب کہ امتیاز علی عرشی کے مطابق غالبؔ کی اس بات میں کوئی صداقت نہیں:

"برہان کے زیر نظر نسخے کی تحریوں کے مطابق یکم اگست ۱۸۵۸ء کو یہ نسخہ مرزا صاحب کی طرف سے بطور ارمغان نواب علاء الدین خان بہادر علائی، ولی عہد لوہارو کے پاس پہنچ چکا تھا اور یکم اگست ۱۸۵۹ء کو انھوں نے اپنے والد نواب امین الدین احمد خان بہادر کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا تھا۔ ان دونوں تاریخوں کے درمیان یا اس کے بعد نسخۂ مذکور بطور مستعار مرزا غالب کے پاس آیا ہو، اس کا کوئی ثبوت دستیاب نہیں ہوا۔"(۹)

درج بالا اقتباس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دستنبو کی تالیف "قاطع برہان" سے پہلے ہوئی ہو گی، اور بعد میں غالبؔ نے اس کے ساتھ سارے اختلافی نسخے جمع کر کے اسے "قاطع برہان" کی شکل دے دی۔ اس حوالے سے امتیاز علی عرشی مزید لکھتے ہیں:

"انھوں نے قاطع برہان کے آخر میں جو فوائد لکھے ہیں اسکے بارے میں کہا ہے کہ "نگارش فوائد کہ از ملحقات قاطع برہان است، ورسل "رستخیر" انجام یافت"۔ اور سال رستخیر اسی کتاب کے دیباچے کے مطابق ۱۲۷۳ھ تھا جو ۱۸۵۷ء کے مطابق تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دستنبو ختم ہونے سے پہلے ہی وہ ان کے فوائد لکھ چکے تھے۔ اس صورت میں قریب بہ یقین ہے کہ انھوں نے مختلف اوقات میں برہان پر یاداشتیں لکھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کہیں اردو میں کہیں فارسی میں لکھتے ہیں اور یہ زمانہ زیادہ تر دستنبو سے پہلے کا اور کچھ دستنبو کی ترتیب کے دوران کا تھا۔"(۱۰)

یہی نہیں بلکہ عرشی کے پاس ثبوت کے طور پر غالبؔ کا صاحب مارہروی کے نام خط بھی ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

۔۔۔لکھ رہا ہوں اور اس کے فہم کی غلطیاں نکال رہا ہوں۔ اگر زیست باقی ہے، تو ان نکات کو جمع کر کے اس نسخے کا نام "قاطع برھان" رکھوں گا۔

اس طرح نسخے کے حوالے سے ایک اور اعتراض کا غالبؔ یہ بھی ہے کہ "برھان قاطع" میں لکھا تھا کہ "کالب بروزن و معنی قالب است" اس کے بارے میں غالب لکھتے ہیں:

"یہ نیا ڈھکوسلا ہے۔ قالب لفظ عربی ہے۔ کابعد انھیں معنوں میں لفظ فارسی ہے۔ کالب آج تک کوئی لفظ نہیں سنا، قیاس چاہتا ہے کہ کالبد کا مخفف ہو۔ یہ بھی مسموع نہیں۔ مگر ہاں یہ بات کہ ارذل اور گنوار قاف کو کاف بدلتے ہیں۔ قسم کو کسم اور قرآن کو کران۔ اس شخص نے خود دکن کے عوام الناس کو کالب کالب بولتے سنا، کہا کہ آؤ اس کو بھی ایک لفظ ٹھہرا دو۔"(۱۱)

بعض جگہ غالبؔ نے مختلف الفاظ جیسے فسوں، تاسف، متاسف، حیرت روی، ندادی، ازخندہ بیخود نشدی، پالغز، نہ لا بہ ولاغ کو، لا بہ لاغ احتلاط و انبساط کا بھی ذکر کر کے "برھان قاطع" کے حولے سے کافی تنقید کی ہے۔ غالبؔ کی تنقید سے "برھان قاطع" کے حامیوں میں ہلچل مچ گئی۔ بعد میں مختلف حوالوں سے اس پر بحث مباحثے شروع ہو گئے۔ خواجہ احمد فاروقی نے اس تفصیل کو اپنے ایک مضمون "معرکہ غالب اور حامیان قتیل" کے تحت لکھا اور وہ جو احوال غالب (مرتبہ مختار الدین احمد) میں شامل ہیں۔ ان کتابوں کی تفصیل نیچے دی گئی ہے:

۱۔ قاطع برھان (غالب)
۲ درفتن کاویانی (غالب۔ یہ قاطع برھان ہی کا نظر ثانی کیا ہوا ایڈیشن ہے)
۳۔ دافع ھذیان (مولوی نجف علی)
۴۔ تیغ تیز (غالب)
۵۔ لطائف غیبی (میاں داد خان سیاح کے نام سے چھپی لیکن اس کے اصل مصنف غالب ہی سمجھے جاتے ہیں)
۶۔ سوالات عبدالکریم
۷۔ ہنگامہ دل آشوب
۸۔ محرق قطع برھان (مولوی سعادت علی)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلّہ

۹۔ موید برھان (آغا علی احمد جہانگیر نگری)

۱۰۔ قاطع القاطع (مولوی امین الدین)

۱۱۔ ساطع برھان (مرزا رحیم بیگ میرٹھی)

۱۲۔ تیغ تیز تر (آغا احمد علی جہانگیر نگری)

۱۳۔ شمشیر تیز تر (آغا احمد علی جہانگیر نگری)

اس کے علاوہ کئی نظموں میں بھی یہ مباحث بیان کیے گئے ہیں، نیز مسعود کے خیال میں:

"ان نثری کتابوں کے علاوہ اس مباحثے نے نظم کا پیکر بھی اختیار کیا۔ غالب نے آغا احمد علی کی موید برھان کے جواب میں ایک قطعہ کہا جس کے جواب میں آغا علی احمد کے شاگرد عبدالصمد فدا نے ایک قطع کہا۔ فدا کے جواب میں غالب کے دو شاگردوں نے باقر علی باقر اور فخر الدین حسین سخن (مصنف سروشِ سخن) نے قطعات کہے اور دونوں قطعات کا جواب پھر عبدالصمد فدا نے ایک قطعے کی صورت میں دیا۔ یہ سب فارسی زبان اور ایک ہی زمین میں ہیں۔"(۱۲)

اس حوالے سے امتیاز علی عرشی نے ایک مضمون "دلی کے چند مشاعروں کی کہانی، غالب کی زبانی" میں غالب نے جو قلعہ اور شیر میں منعقدہ مشاعروں کے حوالے سے یوں لکھا ہے:

"ہر مہینے کا آخری جمعہ اس کے لیے مقرر تھا۔"(۱۳)

ایک اور جگہ عرشی صاحب ان مشاعروں کی صحت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر نیر کے زیرِ انتظام منعقد ہوتا تھا۔ عارف و محو اس کے انتظام کے ذمہ دار تھے۔"(۱۴)

اس طرح مختلف اوقات میں مشاعرے ہوتے رہے۔ اس حوالے سے غالب شیفتہ کو ایک خط میں یوں لکھتے ہیں:

"کل جمعہ کا دن تھا اور نوید بزم سخن سامعہ افروز ہو چکی تھی۔ شام کے وقت وہی دو حجستہ بے ہاتف دروازے سے اندر آئے اور مجھے بزم میں لے گئے۔"(۱۵)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مشاعرے نواب ضیاء الدین احمد خان کے ہاں منعقد ہوتے تھے۔ جس کا حال غالب کے ایک خط سے بآسانی ہو سکتا ہے جس میں وہ منشی نبی بخش کو یوں لکھتے ہیں:

"کل تیموری خانی شاہزادوں میں سے ایک نے بزم سخن آراستہ کی تھی اور سخن سنجوں کو غزل خوانی کی دعوت دی تھی۔ میں نہ کہ اب ریختہ گوئی کا خیال چھوڑ چکا ہوں۔ اگرچہ دل کہ فکر سخن پر آمادہ نہ تھا، لیکن جس دن رات کو مشاعرے میں جانا تھا عین راستہ چلنے کے دوران میں، چند شعر بلا خواہش، غمزدہ وطبیعت سے انجام پا گئے۔"[١٦]

غالب کے ابتدائی کلام کے مطالعے کی حوالے سے عرشی صاحب نے مختلف حوالوں سے مکمل جانچ پڑتال کی اور مستند معلومات دیں۔ اس سے غالب کے بیانات ناقبل اعتبار معلوم ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں یہی کچھ ہوتا ہے۔ یوں مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ غالب کے ابتدائی کلام کے حوالے سے امتیاز علی عرشی کی خدمات قابلِ داد ہیں۔

حوالہ جات

١۔ نیاز فتح پوری، مقدمہ، غالب کی اصلاحیں، مشمولہ، اردو رضا لائبریری، رام پور، ١٩٤٧ء، ص ١١

٢۔ امتیاز علی عرشی، غالب کا ابتدائی کلام، رضا لائبریری، رام پور، ١٩٣٩ء، ص ٨٥

٣۔ غالب، عودِ ہندی، ص ١٢٥ اور اردوئے معلیٰ، ص ٢٠٤

٤۔ غالب، عودِ ہندی، ص ١٥٩

٥۔ ایضاً، ص ١٥٦

٦۔ امتیاز علی عرشی، کچھ غالب کے بارے میں، مشمولہ، مہر نیم روز، کراچی، ص ١٣۔٧

٧۔ امتیاز علی عرشی، غالب اور برھان، مشمولہ، تحریک، دہلی، ١٩٦١ء، ص ١٢٠

٨۔ ایضاً، ص ١٢٢

٩۔ ایضاً، ص ١٢٥

١٠۔ ایضاً

١١۔ اسد اللہ خان غالب، مرتبہ قاطع برھان، ص ٩٣

١٢۔ نیر مسعود، احوال غالب، مشمولہ قاطع برھان، ص ٥٣٠

١٣۔ امتیاز علی عرشی، دلی کے چند مشاعروں کی کہانی، غالب کی زبانی، ص ١١٨

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلّہ

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ اسد اللہ غالب، کلیات نثر پنج آہنگ، ص ۲۰۲

۱۶۔ ایضاً، ص ۲۱۷